بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بشاراتِ آسمانی

جس میں

آخر زمانے کے ایک عظیم الشان مامور کی بعثت کے
متعلق تمام بانیان مذاہب اور اُنکے بزرگوں اور مجددوں

کی

الہامی بشارتیں درج ہیں

دوسرا نام

کوثرِ عرفان

از قلم

محمد اسد اللہ قریشی کاشمیری

پیش لفظ

محترم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مولوی فاضل نے یہ مضمون جماعت احمدیہ راولپنڈی کے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام میں پڑھا تھا اور اب اسے مزید تحقیق اور مناسب اصلاح کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔

انسان فضا میں سے اپنے نو ایجاد آلات کے ذریعے ہزاروں میل کی خبریں سن لیتا ہے لیکن ابھی تک کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں ہوا جو کل کی پیش آنیوالی خبریں آج ہی سنا دے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں یہ بیان فرمایا ہے فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں پر جب اپنا غیب ظاہر کرتا ہے تو ہزاروں سال بعد پیش آنے والے واقعات کا نقشہ ہو بہو کھینچ دیتا ہے اور یہ اس امر کا ثبوت ہوتا ہے کہ اس غیب کے علم میں اُن عاجز بندوں کا کوئی دخل نہیں بلکہ خدائے علیم و خبیر کا براہ راست دیا ہوا علم ہی جو وہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق انبیاء و اولیاء کی یہ پیش خبریاں جو حضور علیہ السلام کے وجود میں پوری ہوئیں خدا تعالیٰ کے وجود کا قطعی ثبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بیّن دلیل ہیں۔ ان بشارات کو پڑھنے کے بعد اگر دل میں خشیت موجود ہو تو اور کسی دلیل و اعجاز کی حاجت نہیں رہتی ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار!

اللہ تعالیٰ محترم قریشی صاحب کو اس محنت و تحقیق کی جزا دے اور انکی اس کوشش میں برکت ڈالے تا پڑھنے والوں کے دل کھلیں اور اس سے مستفید ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار
میاں عطاء اللہ ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

۱۵/۱۲/۶۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اقوامِ عالم کا منتظر موعود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے اور دنیا کے مذاہب پر نظر رکھنے والوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسلمان اور تمام پیروانِ مذاہبِ عالم آخری زمانہ میں ایک موعود کے آنے کے منتظر ہیں۔

عیسائی اور یہودی مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ ہندو کلکی اوتار یا کرشن ثانی کے لئے چشم براہ ہیں۔ بدھ مت والے مہاتما گوتم بدھ کے ایک مثیل کے آنے کے قائل ہیں۔ سکھ مذہب والے بھی ایک گرو اور رشی کا آنا مانتے ہیں۔ پارسی مذہب کے پیرو ایک فارسی الاصل نبی کے آنے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اور مسلمان ایک مسیح و مہدی کے آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں بلکہ دنیا کے مذہبی پیشواؤں اور ان کے ملہموں نے آنے والے موعود کے زمانۂ بعثت کی تعیین بھی کر دی ہے۔

وہ موعود اُمّتِ محمدیہ میں آنا ضروری تھا

اُمتِ محمدیہ کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ مسیح و مہدی[1] ضرور پیدا ہونگے۔ بلکہ جوں جوں مسیح موعود کے پیدا ہونے کا زمانہ قریب آتا گیا، مجددین اور اولیائے امتِ محمدیہ نے کشف و الہام کے ذریعہ ان کے سنِ بعثت کی ٹھیک ٹھیک تعیین بھی کر دی ہے۔ صوفیاء کرام کا بیشتر حصہ قرآن و حدیث کی تصریحات اور اپنے کشوف و الہامات

[1] حدیث میں ہے لا المھدی الا عیسٰی (ابن ماجہ) کہ عیسیٰ ہی مہدی ہے۔

کی بناء پر اس طرف گئے ہیں کہ چودھویں صدی سے مسیح موعود کا زمانہ تجاوز نہیں کرے گا۔ اور ضرور تھا کہ اقوامِ عالم کا وہ موعود امتِ محمدیہ میں سے ہوتا۔ جو سب قوموں کو اسلام پر جمع کرتا۔

وہ موعود کون ہے؟

ہمارا دعوٰی ہے کہ موعودِ کل ادیان سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی ہی مسیح موعود اور مہدیٔ معہود ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر الٰہی نوشتوں اور الہامی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر مبعوث فرمایا۔

واضح ہو کہ جس طرح مسیح الدجال کے فتنہ سے تمام انبیاء اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں۔ اسیطرح اس کا تعاقب کرنے والے مسیح صادق کی بشارتیں بھی دیتے آئے ہیں۔ مسیح الدجال زمینی مسیح تھا۔ اور مسیح صادق آسمانی مسیح۔ جب زمینی مسیح نے خروج کرنا تھا تو آسمانی کا اترنا بھی مقدر تھا۔ سو جیسا مقدر تھا ویسا ہی وقوع میں آچکا۔

اس مقام پر پیشگوئیوں کو سمجھنے کے لئے چند باتیں ذہن نشین کرنی چاہئیں:۔

۱۔ ایک یہ کہ پیشگوئیوں میں عموماً نام صفاتی ہوتے ہیں نہ ذاتی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک انسان کی قیمت اس کے صفات کے لحاظ سے ہے نہ ذات کے لحاظ سے۔ دیکھئے مسیح کا ذاتی نام یسوع تھا۔ مگر سابقہ کتب میں یسوع کے نام سے کوئی پیشگوئی نہیں تھی، بلکہ مسیح کے نام سے تھی۔ کیونکہ مسیح آپ کا صفاتی نام تھا۔

۲۔ دوسرے یہ کہ کتبِ سابقہ میں جب کسی نبی کے دوبارہ مبعوث ہونے کی پیشگوئی کیگئی ہو تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ اس نبی کی صفات اور خصلت پر مبعوث ہوگا۔

۳۔ تیسرے یہ کہ پیشگوئیاں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ انکی تعبیر اسیطرح ہوتی ہے جیسے کہ رؤیا کی۔ کیونکہ پیشگوئیاں عالمِ غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔

انبیاءؑ کی پیشگوئیاں

حضرت آدمؑ کے چھ ہزار برس بعد ایک جلیل القدر نبی کے ظہور کی پیشگوئی

سب سے قدیم پیشگوئی حضرت آدم علیہ السلام کی ہے جو تمام اقوام عالم کے باپ ہیں۔ اگرچہ اس وقت وہ صحیفے جو حضرت آدمؑ پر نازل ہوئے تھے اصلی صورت میں نہیں ملتے۔ مگر یہ عظیم الشان نشان اور مسیح موعود کی صداقت کی آسمانی گواہی ہے کہ حضرت آدمؑ نے جو پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق آج سے چھ ہزار سال پہلے بیان فرمائی تھی اہرامِ مصر کے نیچے مدفون کتبوں سے برآمد ہوئی ہے۔ اور اتفاق سے ایک عیسائی محقق پروفیسر پیازی سمتھ کو یہ کتبہ ایسے وقت میں ہاتھ آگیا جبکہ خود عیسائی قوم آسمان سے مسیح کے نازل ہونے کا یہی وقت مقرر کر چکی تھی، جو اس کتبہ میں درج ہے۔ اور انہی دنوں حضرت مرزا غلام احمدؑ نے مسیحیت و مہدویت کا دعوٰی دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

اس کتبہ میں تصویری اور میخی رسم الخط کے علاوہ عبرانی زبان میں ترجمہ بھی دیا گیا تھا۔ اور اسی ترجمہ سے اس کا مضمون سمجھنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ یہ کتبہ "روسیٹا سٹون" کے نام سے لندن کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ ایک عیسائی محقق ایس لینگ اپنی تصنیف (Human Origin) "انسانی آغاز" میں اس کتبہ کے متعلق لکھتا ہے:۔

"چوب کا بڑا اہرام اپنے زمانہ تعمیر کی ترقی پر گواہ ہے۔

..... یہ غیر معمولی عبارت ایک پتھر پر کندہ پیشگوئی کی حامل بھی ہے جس میں زمانہ مستقبل کی خبریں درج ہیں اور لکھا ہے کہ دنیا چھ ہزار برس بعد مادہ پرستی اور سائنس کے ذریعہ غیر معمولی ترقی حاصل کریگی۔ ...... یہ پیشگوئی جس کتبہ پر کندہ ہے وہ ایک صاف ستھرے پتھر کے صندوق سے ملا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اہرام کی تکمیل کے معاً بعد اس تابوت کو بحفاظت رکھ دیا گیا تھا، اور محض اتفاق سے پروفیسر پیازی سمتھ کے ہاتھ لگ گیا جب دنیا ان حالات میں جو اس میں مذکور ہیں دیر سے مبتلا ہوچکی ہے..... الہام کے نام سے موسوم ہو سکنے والی صرف ایک پیشگوئی رہ جاتی ہے جو کہ آج سنہ ۱۸۹۲ء میں دس سال زائد المیعاد ہوچکی ہے۔ یعنی ایک جلیل القدر نبی سے متعلق ہے جس کو سنہ ۱۸۸۱ء میں مبعوث ہونا تھا۔"

(Human Origin (انسانی آغاز) مطبوعہ ۱۸۹۲ء صلا۱۳)

سو خدا کا شکر ہے کہ یہ پیشگوئی اپنے وقت کے عین مطابق بالکل پوری ہوچکی ہے۔ کیونکہ سنہ ۸۱-۱۸۸۰ء ہی میں حضرت میرزا غلام احمدؑ قادیانی نے براہین احمدیہ نامی کتاب شائع کی، جس میں مندرجہ الہامات میں اللہ تعالیٰ نے آپکو نبی اور مسیح موعود قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے سورۃ والعصر کی عددی حروف سے بحساب ابجد لکھا ہے :-

"آدم اول کے بعد چھٹے ہزار کے آخر میں جس آدم ثانی نے مسیح موعود بن کر آنا تھا وہ میں ہوں۔" (تحفہ گولڑویہ صلا۱۸۱ و حقیقۃ الوحی صلا۲۰۱)

آپؑ ہی کے وقت میں آدم کی پیشگوئی کے مطابق دنیا مادہ پرستی میں دیر سے مبتلا ہوچکی تھی اور سائنسی ترقی کمال پر تھی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

بائبل کی پیشگوئی

کہ

چودہویں صدی ہجری پر موعود کا ظہور ہوگا

دانیال نبی مسیح موعود کے زمانۂ ظہور کے متعلق فرماتے ہیں :-

"اس وقت تک ۱۲۹۰ دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کیا جائیگا۔ اور تیرہ سو پینتیس روز تک اپنا کام محنت سے کرے گا۔ ..... کس نے صادق کو مشرق سے مبعوث کیا۔ اور اسے اپنے حضور بلایا۔ اور قوموں کو اس کے آگے دھر دیا۔ اور بادشاہوں پر اسے حاکم کیا۔"

الہامی کتب میں دن سے مراد سال ہوتا ہے۔ (دیکھیں حزقیل باب ۴ آیت ۶،۷)۔ دانیال باب ۱۲ ترجمہ از عبرانی بحوالہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۷ تا ۱۹۳ میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کی تشریح میں لکھتے ہیں :-

"اس نبی آخرالزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے) جب بارہ سو نوے برس گزریں گے تو مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائیگا

یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا
(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۹۱)

عیسائی محققین نے بھی ظہور مسیح کا یہی زمانہ متعین کیا ہے۔ چنانچہ مسٹر جے۔ بی۔ ڈمبل بی ایک عیسائی محقق نے اپنی مشہور کتاب (The Appointed - Time) "موعودہ وقت" مطبوعہ لنڈن ۱۸۹۶ء میں لکھا ہے:-

"ہمارے لحاظ سے مسیح کی آمد ثانی سن ۱۸۹۸ء سے تجاوز نہیں کر سکتی۔"

دانیال نبی کی اس پیشگوئی کے مطابق حضرت میرزا غلام احمد ٹھیک ۱۲۹۰ ہجری میں مبعوث ہوئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ عجیب امر ہے۔ اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوّے ہجری (۱۲۹۰) میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ مخاطبہ پا چکا تھا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹)

زرتشت نبی کی پیشگوئی کہ ایک فارسی الاصل پیدا ہوگا

پارسی مذہب کی مشہور کتاب سفرنگ دساتیر میں لکھا ہے:-

"جب ایرانیوں کے برے دن آئیں گے اور برے افعال ان سے سرزد ہوں گے تو عرب سے ایک مرد پیدا ہوگا ابراہیم کے پیروکاروں میں سے تو ایرانیوں کا تمام تخت و سلطنت تاخت و تاراج ہو جائیگا ..... پھر ایک عرصہ بعد انکی

آپس میں خانہ جنگی شروع ہوگی۔ اور خاک پرستی شروع کر دیں گے اور روز بروز ان میں دشمنی اور جدائی بڑھتی چلی جائیگی۔ پس تمہیں اس سے فائدہ پہنچیگا۔ اور اگر زمانہ میں سے ایک روز بھی باقی ہوگا تو کسی کو تیرے فرزندوں (فارسی الاصل) میں سے کھڑا کروں گا۔ جو تیری عزت و آبرو کو قائم کرے گا۔ اور پیغمبری اور سرداری تیرے فرزندوں سے نہیں اٹھاؤں گا۔" (سفرنگ دساتیر مطبوعہ ۱۲۸۰ء صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰
بحوالہ موعود اقوام عالم صفحہ ۲۰ و ۲۱)

اس پیشگوئی میں جس فارسی الاصل شخص کے آنے کا ذکر ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عرب میں مبعوث ہوئے تو انہوں نے بھی ایک فارسی الاصل شخص کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا یعنی دلوں سے مفقود ہوگیا تو بھی ان اہل فارس میں سے ایک شخص وہاں سے اتار لائے گا۔ اور اسے دلوں میں پھر قائم کردے گا۔ (بخاری تفسیر سورہ جمعہ)

وہ فارسی الاصل شخص حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ آپ کے بڑے مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی لکھتے ہیں:-

"مؤلف براہین احمدیہ قریشی نہیں فارسی الاصل ہیں۔"
(اشاعۃ السنۃ صفحہ ۱۹۳)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے بھی فارسی الاصل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ان الفاظ میں کیا ہے:-

"وہ فارسی الاصل شخص مہدی اور مسیح موعود ہے۔ اور وہ

مَیں ہوں ...... تیرہ سو برس کے عرصہ میں کسی نے خدا تعالیٰ کے الہام سے علم پاکر یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اِس پیشگوئی لَنَا لَہٗ دَجَلٌ مِّنْ فَارِسٍ کا مصداق مَیں ہوں۔"
(تحفہ گولڑویہ ص۲۵)

ویدوں کی پیشگوئی

احمدؐ نام سے
کرشن ثانی قادیان میں پیدا ہوگا

ایک اہم پیشگوئی ہندوؤں کے مقدس ویدوں میں اِن الفاظ میں ہے:-

"احمد ھی پتُشپَرَیٔ مید ھام رتسیہ جکرِبھ
اھم سوریہ اَجَنی۔ (سوکت ۱۱۵ - منتر ۱ - اتھروید)

یعنی احمدؐ ہی فی الحقیقت عقل کے ساتھ اپنے روحانی باپ کی لائی ہوئی صداقت کو پکڑے گا۔ اور وہ کہے گا کہ مَیں تم میں سورج جیسا پیدا ہوا ہوں۔ اور اپنے روحانی باپ کی تعلیم سے میں اپنے اقوال کو مزین کرتا ہوں جس سے کہ مَیں خود طاقت حاصل کرتا ہوں۔

ایک اور مقام پر احمدؐ کی بعثت کا مقام بھی صاف بتایا گیا ہے۔ لکھا ہے:-

"قدُون او اسیَۃ اَکِرتمْ اندرسِیہ پَوُنسیمَ"
(سوکت ۹۷ منتر ۳)

یعنی اِس رشی کا بہادری دکھانے کا مقام قَدُون (قادیان) ہی پوری طرح سے بتایا گیا ہے۔ اس کے حیرت انگیز کاموں کے باعث اس کی شہرت کو کون نہیں سنے گا؟ یعنی سب سنیں گے۔

نیز لکھا ہے کہ

"اودرپسُو اَنشُومَتِیم اَتِشٹھت اِیانہ
کرِشنَ دش بی سَھسرِیٔ۔" (سوکت ۱۳۷ - منتر ۷ - اتھروید)

یعنی روحانیت سے دنیا کو منور کرنے والا، اور لوگوں کی خوشی کے لئے خود دکھ اٹھانے والا، وہ کرشن بہت سے آدمیوں کے ساتھ حد والی ندی کے پاس ٹھیرے گا۔

حد والی ندی سے مراد دریائے بیاس ہے جو ضلع گورداسپور اور ہوشیارپور کے درمیان حد فاصل ہے۔ اسی مقام پر حضرت میرزا غلام احمدؑ مبعوث ہوئے۔ ہندو محققین نے اس احمد اور مثیل کرشن کے آنے کا وقت ۱۹۰۰ء عیسوی مقرر کیا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے

"۱۹۰۰ء کے بعد کلمۃ اللہ کا ایک نیا ظہور اور زمین پر خدا کا ایک نیا اوتار[1] ہوگا جو انسانیت کے لئے وہ کچھ کرے گا جو مسیح نے اپنے زمانہ میں کیا۔ محققین بتلاتے ہیں کہ ۲۱۶۰ سال بعد ایک نیا بدھ یا مسیح پیدا ہونا ہے جو دنیا کو ایک اعلیٰ زندگی کے لئے بیدار کرتا ہے۔ اور لوگوں کو اعلیٰ تعلیم دیتا ہے۔" (ٹربیون ۸ر جولائی ۱۸۹۹ء)

سو وہ کلمۃ اللہ اور کرشن ثانی اور نیا اوتار ۱۹۰۰ عیسوی میں

[1] اوتار اُتار سے بنا ہے جس کے معنی نازل ہونا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسنے فلاں جگہ اُتار لیا ہے یعنی نزول فرمایا ہے گویا ہندی زبان میں اوتار کے وہی معنی ہیں جو عربی میں مثیل یا بروز کے ہیں۔

قادیان میں موجود اور مصروف کار تھا۔ جس نے وہی کام کیا جو مسیح نے اپنے زمانہ میں کر دکھایا تھا۔

انجیل کی پیشگوئی

آنے والا مسیح کے نام پر آئے گا!

حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے ہمنام کے آنے کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے کیونکہ مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے تم مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے، جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔" (متی باب ۲۳، آیت ۳۸ و ۳۹)

اس پیشگوئی میں حضرت عیسٰیؑ نے اپنے لئے انجیلی اصطلاح کے مطابق خداوند کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں:

"مجھ سے اے خداوند، اے خداوند کہتے ہیں۔ نیز کہتے ہیں۔ بہتیرے مجھ سے کہیں گے، اے خداوند۔ اے خداوند۔" (متی ۷/۲۱، ۲۲)

اِن حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی مسیح کو خداوند کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ اس لئے جب انہوں نے یہ کہا کہ مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے، تو اس سے یہ مراد تھی کہ آنے والا ان

(یعنی عیسٰی مسیح) کے نام سے آئے گا نہ کہ وہ خود آئیں گے۔[1]

چنانچہ اِس پیشگوئی کے مصداق حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو آپکو الہاماً مسیح ابن مریم قرار دیا گیا۔ اللہ تعالٰی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جَعَلْنٰكَ مَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَم۔" (ازالہ اوہام ص۶۳۲)

یعنی ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے۔

نیز الہام ہوا:۔

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوچکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔" (ازالہ اوہام ص۵۶۱)

اِن الہامات کے مطابق حضرت مرزا صاحب نے اعلان فرمایا:۔

"فَاعْلَمُوْا اِنِّیْ اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ وَالْمَهْدِیُّ الْمَعْهُوْدُ مِنَ اللّٰهِ۔" (خطبہ الہامیہ ص۵۵) یعنی مَیں خدا کیطرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود ہوکر آیا ہوں۔

نیز فرمایا "مَیں مسیح موعود ہوں۔ سو مَیں اسکی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں۔" (کشتی نوح ص۱۶)

---

[1] یہ خوشی کی بات ہے کہ اب بجھدار عیسائی حلقے مسیح ابن مریم کی بجسدہٖ آمدِ ثانی کے قدیم مؤقف سے ہٹتے نظر آرہے ہیں اور اب مسیح کی آمدِ ثانی کو "کلیسیا کی شوکت" سے تعبیر کرنے لگے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں پادری برکت اللہ ایم اے کی کتاب "کلمۃ اللہ کی تعلیم" ص۱۷۵ تا ۱۸۱)

قرآن کی پیشگوئی

اِسْمُهٗۤ اَحْمَدُ

قرآن مجید میں مسیح محمدی کی پیشگوئی موجود ہے۔ اور قرآنی بیان کے مطابق وہ زبردست پیشگوئی مسیح موسوی نے بیان فرمائی تھی جو سورہ صف میں وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ کی آیت میں بیان ہوئی ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔ اور اس کا نام احمد ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں

یہ پیشگوئی آنحضرتؐ کی دو بعثتوں حقیقی اور بروزی سے تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک اُمیّین میں، دوسری اٰخرین میں۔ جیسا کہ فرمایا۔ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورۃ جمعہ ع۱) یعنی اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے اُمّیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے اور ان کے دلوں کو پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی

میں تھے۔ اور اٰخرین میں بھی انہی میں سے رسول بھیجا جو ابھی تک پہلے لوگوں سے نہیں ملے۔ اور خدا عزیز و حکیم ہے۔

اس آیت میں جو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُمّیّین میں رسول بھیجا اور پھر اٰخرین میں بھی۔ اس میں رسولًا سے بنیادی اور حقیقی طور پر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں، جو اُمّیوں میں مبعوث ہوئے۔ اور آخرین میں بھی جو آپکی دوسری بعثت مقرر تھی وہ روحانی رنگ میں پوری ہوتی تھی یعنی کسی کو آپکی امت میں سے آپکی روحانیت سے رنگین کرکے مبعوث کیا جانا تھا اور وہ مسیح موعود کے وجود میں ظلّی اور بروزی طور پر پوری کیجائی مقدّر تھی۔ کیونکہ مِنْهُمْ کا مفہوم تب تک متحقق نہیں ہوسکتا جبتک آخرین میں بھی رسول موجود نہ ہو جیسا کہ اولین میں تھا۔ اور جس طرح اولین کا رسول اوّلین ہی میں سے تھا، آخرین کا رسول بھی آخرین میں سے ہی ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اولین اور آخرین دونوں کے ساتھ مِنْهُمْ (انہی میں سے) کا اطلاق بڑا پُرحکمت ہے۔ اسی لئے آیت کے آخر میں حَکِیْم کی صفت لائی گئی ہے۔

اٰخرین سے خاص طور پر امتِ محمدیہ کے اٰخرین مراد ہیں۔ اس لئے امتِ محمدیہ ہی میں دوسری بعثت مقدّر تھی جو مسیح موعود کے وجود میں بروزی طور پر ہوچکی۔

ایک اور آیت میں بھی صاف طور پر اوّلین و آخرین کی دونوں جماعتوں کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ (واقعہ ع۱) یعنی پہلی جماعتِ صحابہ کی طرح آخرین میں بھی ایک جماعت مبعوث ہوگی۔

چنانچہ بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حضورؐ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آیت وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (کہ آخرین میں بھی رسول مبعوث ہوگا جو ابھی صحابہ سے نہیں ملے) نازل ہوئی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ (یہ سوال تین دفعہ دہرایا گیا۔ اور ہم میں سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے)۔ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ۔ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔ (بخاری جلد ۳ مصری ص ۱۳۱)

یعنی حضورؐ نے سلمانؓ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر چلا گیا ہوگا تو ضرور ان میں سے کچھ آدمی یا ایک شخص اسے واپس لے آئے گا۔

اس آیت کا سورۂ جمعہ میں نازل فرمانا اس بات پر ایک اور دلیل ہے کہ آنحضرتؐ کی بروزی بعثت امتِ محمدیہ میں ہوگی۔ کیونکہ جمعہ سوائے امتِ محمدیہ کے کسی اور امت کے لئے جمع ہونے کا دن مقرر نہیں ہوا۔ اور اس سے اس بات کیطرف بھی اشارہ تھا کہ آخرین میں جو رسول بھیجا جائیگا جمعہ کے دن پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت میرزا غلام احمدؑ مسیح موعود جمعہ کے دن ہی پیدا ہوئے۔ اور جمعہ کے دن کی پیدائش ہی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ سب قوموں کو اسلام پر جمع کرے گا۔ کیونکہ جمعہ جمع ہونے کا دن ہے۔

اسیطرح اس میں ایک اور نکتہ کی بات ہے۔ وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے حروف بحساب ابجد ۱۲۷۵ عدد نکلتے ہیں۔ یعنی تیرھویں

صدی کا آخر اور اسی زمانہ میں مسیح موعود کو تیار کیا گیا۔

"نیز جیسا کہ عِيْسٰى عِنْدَ مَنَارَةِ دَمَشْق سے ۱۴۰۰ کا عدد مفہوم ہوتا ہے چودھویں صدی کے سر پر وہ مسیح موعود آیا" (شہادۃ القرآن ص ۹۰)

"اور جیسا کہ غلام احمد قادیانی کے عدد ۱۳۰۰ ہیں، وہ تیرھویں صدی میں ظاہر ہوا" (ازالہ اوہام ص ۷۷)

محمدؐ اور احمدؐ نام میں پیشگوئی

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی پیشگوئی اِسْمُهٗ اَحْمَد دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان دونوں بعثتوں اوّلین و آخرین سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر پہلی بعثت سے اس کا تعلق اجمالی تھا اور دوسری بعثت سے تفصیلی۔ اس لیے آپکی پہلی بعثت میں احمد آپ کا مخفی نام تھا۔ کیونکہ اس نام سے آپکی دوسری بعثت میں آخری زمانہ میں اعلان ہونا تھا۔ اس آیت میں لفظ بشارت اس پر واضح دلیل ہے۔ کیونکہ بشارت ایک نئی خبر کو کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ کی پہلی بعثت کی خبر تو حضرت موسےٰؑ دے چکے تھے۔ لہذا احمد نام کی حضرت عیسیٰؑ کی بشارت تفصیلی طور پر انکے ہم نام اور مثیل مسیح موعود کےلئے تھی اسی لئے آپ نے احمد کے نام سے بشارت دی نہ کہ محمد کے نام سے حالانکہ آپ کے لئے قریب العہد ہونیکے لحاظ سے محمد نام کی بشارت دینی زیادہ مناسب تھی، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام جو والدین نے رکھا وہ محمد ہی تھا جو قرآن کریم میں مذکور ہوا۔ اور کلمہ میں، نماز میں، خطوط میں، درود میں، دعوای میں، مہریں میں۔ غرضیکہ

ہر جگہ نمایاں طور پر محمد نام ہی استعمال ہوتا رہا۔ مثلاً قرآن کریم میں چار مقامات پر آپ کا نام محمد ہی آیا ہے نہ کہ احمد۔ فرمایا:۔

(۱) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (سورۃ فتح ع۴۔ ۳۰ آیت)

(۲) نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ (سورۃ محمدؐ ع۱)

(۳) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ (سورۃ احزاب ع۵ ۴۰ آیت)

(۴) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (آل عمران ع۱۵ ۱۴۵ آیت)

احمد تو ذاتی نام صرف مسیح موعود ہی کا تھا۔ رہا احمد کے ساتھ غلام، تو وہ

مثیلِ موسیٰ کی پیشگوئی

اس نام کی پیشگوئی میں راز کی بات یہ تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ کیونکہ موسیٰ بھی جلالی نام تھا اور محمدؐ بھی۔ اور حضرت عیسیٰؑ نے اپنے مثیل حضرت احمدؐ کی بشارت دی تھی، کیونکہ عیسیٰ جمالی نام تھا اور احمد بھی جمالی نام ہے۔ اور جس طرح موسیٰؑ کی بروزی بعثت سلسلہ موسوی کے آخر میں عیسےٰؑ کے رنگ میں ہوئی تھی اسی طرح محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بروزی بعثت سلسلہ محمدیہ کے آخر میں احمد کے رنگ میں مقرر تھی۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کَمَآ اَرْسَلْنَا میں موسےٰ کی مانند نبی قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ (سورہ مزمل)

یعنی ہم نے تمہاری طرف ایسا رسول شاہد بھیجا جیسا فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

پھر ایک اور آیت میں ہے۔ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ ؕ (سورۃ احقاف ع۱)

یعنی بنی اسرائیل کے شاہد (نبی) نے اپنے مثیل کی گواہی دیدی تھی، جیسا تورات میں ہے کہ موسیٰؑ کو وحی ہوئی تھی کہ

"میں انکے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔" (استثنا باب ۱۸-۱۸)

سلسلۂ خلافتِ موسویہ سے سلسلۂ خلافتِ محمدیہ کی مشابہت

اسیطرح خلافتِ محمدیہ کو خلافت موسویہ سے ان الفاظ میں مشابہت دی ہے:۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۠ (سورۃ نور ع۷ آیت ۵۵)

یعنی اللہ تعالےٰ نے تم میں سے نیکوکار مومنوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انہیں زمین میں ضرور خلیفہ بنایا کریگا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بناتا رہا۔ گویا جس طرح نبوتِ موسویہ کو نبوتِ محمدیہ سے مشابہت دی، اسیطرح سلسلہ خلافتِ موسویہ کو سلسلہ خلافتِ محمدیہ سے۔ اس مشابہت کو پورا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ جس طرح موسےٰؑ جلالی پیغمبر تھے۔ یعنی جس نے دشمنوں سے جہاد کیا، اسیطرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی جلالی پیغمبر ہوں جو دشمنوں سے جہاد کرتے۔ اور جسطرح حضرت موسےٰؑ کی بروزی بعثت مسیح ابن مریمؑ کے رنگ میں ہوئی تھی، جو سلسلہ موسوی کا آخری خلیفہ تھا مگر دشمنوں سے جنگ نہ کی۔ اسی طرح

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بروزی بعثت مثیل ابن مریمؑ کے رنگ میں مقرر تھی جو سلسلہ محمدیہ کا آخری خلیفہ ہے، جس نے دشمنوں سے جنگ نہ کی۔ اِسی مشابہت کو پورا کرنے کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ جسطرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مثیل حضرت موسٰی علیہ السلام کے انیس سو سال بعد مبعوث ہوئے۔ اور ایسا ہی ضروری تھا کہ مسیح محمدی بھی اپنے مثیل حضرت عیسٰی علیہ السلام کے انیس سو سال بعد مبعوث ہوتے۔ یا یوں سمجھیئے کہ جس طرح مسیح موسوی موسٰی کے بعد چودھویں صدی میں آئے۔ اسیطرح مسیح محمدی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی پر مبعوث ہوئے۔

یہ بھی ضروری تھا کہ جس طرح موسٰیؑ کے بعد عیسٰیؑ تیرھویں خلیفہ تھے، اسی طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح محمدی بھی تیرھواں خلیفہ ہو۔ اسی لئے جس طرح عیسٰی تیرھواں موسوی خلیفہ غیر قوم کی (رومی حکومت) کے عہد میں ہوا اسی طرح احمد تیرھواں محمدی خلیفہ بھی غیر قوم کی (برطانوی حکومت) کے عہد میں ہوا۔

یہ بھی ضروری تھا کہ جس طرح مسیح ابن مریم کی سخت مخالفت ہوئی اسیطرح اس کے مثیلِ مسیح محمدی کی بھی مخالفت ہو۔ اور قرآن کریم نے بھی مثیلِ مسیح ابن مریم کی خبر دی تھی۔ چنانچہ واضح لفظوں میں فرمایا ہے:-

مثیل ابن مریمؑ

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ○ وَ قَالُوْٓا ءَ اٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ○ (زخرف ع ۶)

یعنی جب بھی ابن مریمؑ کو مثالی رنگ میں بیان کیا جاتا ہے تو تیری

قوم شور مچانے لگ جاتی ہے۔ اور یہ کہنے لگ جاتی ہے کہ کیا ہمارے معبود (پیر۔ فقیر اور بزرگ) اچھے ہیں یا وہ (مثیل عیسٰے ؟)

مطلب یہ کہ جب ابن مریم کے دوبارہ مثالی رنگ میں آنے کی خبر قرآن کریم میں پڑھیں گے تو شور مچانے لگ جائیں گے کہ اسے دوبارہ دنیا میں بھیجا جائیگا مگر ہمارے معبودوں کو جہنم میں پھینکا جاتا ہے۔

چونکہ پیغمبر کی زندگی امت کی زندگی کے لئے آئینہ کی مانند ہوتی ہے۔ اس لئے جس طرح ابن مریم کے مثیل کے دوبارہ دنیا میں واپس آنے کی خبر پر حضورؐ کی قوم نے مخالفت کی تھی اور شور مچایا تھا۔ اسیطرح مقدر یوں تھا کہ جب مسیح واقعی طور پر مثالی رنگ میں دوبارہ آئیگا تو آپکی قوم (مسلمان) ان کے آنے پر مخالفت کرے گی، اور شور مچائے گی۔ اور کہے گی کہ کیا یہ اچھا ہے یا وہ ؟ یعنی عیسٰی اسرائیلی نے آنا تھا نہ کہ مسیح محمدی نے !

مگر یہ یاد رہے کہ مسیح اسرائیلی پر چونکہ صلیب غالب آئی تھی۔ اور یہ بات مخفی رہی تھی کہ وہ صلیبی موت سے بچایا گیا ہے۔ لیکن مسیح محمدی کے لئے مقدر یوں تھا کہ وہ صلیب پر غالب آئیگا اور صلیبی عقائد کا ابطال کرے گا۔ اور جو بھی اس کی مخالفت کریگا، وہ ناکام ہوگا۔ تا کہ اللہ تعالےٰ کی یہ بات پوری ہو کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آیا کرتے ہیں۔ اسی کی طرف اوپر کی آیت لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اور وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور حدیث میں بھی يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ آتا ہے یعنی وہ صلیبی

شان کو توڑ دے گا اور دینِ حق سے تمام اعتراضات اٹھا دے گا۔

آنحضرتؐ کی دو جلالی اور جمالی بعثتیں

یہ بھی یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلالی اور جمالی دونو صفات کے مظہر تھے۔ مکی زندگی میں آپ جمالی صفات کے مظہر تھے، جس میں آپ نے تکلیفیں اٹھا کر بھی صبر کیا اور جنگ نہ کی۔ اور مدنی زندگی میں آپ جلالی صفات کے مظہر تھے جہاں آپ نے دشمنوں سے جہاد کیا، اور فتح و غلبہ عطا ہوا۔ مگر تین سو سال کے بعد دین پر زوال کا زمانہ شروع ہو کر ایک ہزار سال تک پھر مسلمانوں پہ کمزوری اور مغلوبیت کا زمانہ آنا تھا۔ اور ان صلیبی قوموں کا غلبہ ہو جانا تھا، اِس لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں یوں مقدر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ روحانی بعثت احمد کے جمالی رنگ میں یعنی تلوار کے بغیر ہو، تاکہ یہ اعتراض اٹھ جائے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اس لئے آپ کے اس بروز کا نام مسیح رکھا گیا کہ مسیح بھی بغیر تلوار کے مبعوث ہوئے تھے۔

نیز مسیح کا نام اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے اس لئے دیا گیا کہ اس نے مسیح الدجال کے زور کو توڑنا تھا۔ سو جس طرح مسیح الدجال یعنی عیسائی قوموں کا خروج ہندوستان سے شروع ہوا، اسیطرح مسیح ابن مریم کا روحانی بروز بھی ان کے مقابلہ کے لئے ہندوستان ہی میں نازل ہوا، جس نے آکر انکے مزعومہ معبود کو جسے وہ آسمان پر زندہ سمجھتے تھے، مار دیا۔ کہ جس پہ عیسائیت کی بنیاد تھی۔

اَلْمَسِیْحُ الدَّجَّال

یاد رہے کہ جسے حدیثوں میں دجال کہا گیا ہے، قرآن

میں اسی کو "یاجوج ماجوج" کہا گیا ہے۔ مسیح الدجال کو قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ سورۂ فاتحہ کے آخر میں ضَآلِّین اور قرآن کریم کی آخری سورۃ الناس میں خنّاس کہا گیا ہے۔ گویا عیسائیت اور اشتراکیت ہی یاجوج و ماجوج ہیں۔ بائیبل میں بھی یاجوج روس کو اور ماجوج انگلستان کو قرار دیا ہے۔ (دیکھو حزقیل باب ۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:—

"اللہ تعالیٰ نے مجھے دجال کے قتل ہونے کی خبر شیطان رجیم کے الفاظ میں دی ہے۔ اور یہی وہ کلمہ ہے، جو بسم اللہ سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔

پس دجال وہ دھتکارا ہوا شیطان ہے جس سے ڈرایا گیا ہے۔" (اعجاز المسیح ص۱۵۳)

"اس غرض کے لئے تمام مسلمانوں کے لئے یہ لازم کر دیا ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ اور بسم اللہ سے پہلے اعوذ پڑھ لیا کریں تاکہ ہر پڑھنے والے کو یہ یاد آجائے کہ دجال کا زمانہ اس قوم کے وقت سے تجاوز نہیں کرے گا، جس کا ذکر سورۂ فاتحہ کی آخری آیت میں کیا گیا ہے۔" (اعجاز المسیح ص۱۵۳ و ۱۴۸)

اسی دجال کی دجالیت کو ختم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ بانیٔ احمدیت کو امتِ محمدیہ میں مبعوث کیا گیا ہے۔ سو اب آہستہ آہستہ احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ عیسائی عمارت کی بنیاد کھوکھلی ہوتی جاتی ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ جب پھر اسلام کو غلبہ عطا ہوگا، اور دین کی عزت و آبرو دوبارہ قائم ہوگی۔ کیونکہ قرآن مجید میں احمدؑ موعود کی

بعثت کا مقصد غلبۂ اسلام ہی بتایا گیا ہے جیسا کہ اِسْمُهٗۤ اَحْمَدُ کی بشارت کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا :-

مسیح موعود کا کام غلبۂ اسلام ہے

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۔ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ

(سورۃ صف ع)

یعنی اللہ وہ ہے جس نے ہدایت اور دینِ حق دے کر اپنا رسول بھیجا۔ تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دکھائے، اگرچہ مشرک ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ اور اللہ اپنے نور کو ضرور پورا کرے گا۔

اس آیت کے مصداق کے متعلق تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ وہ مسیح موعود ہے کہ اسلام کا غلبہ اسی کے زمانہ میں ہوگا۔ (دیکھو ابن جریر جلد ۱۵ ص ۲۷) و تفسیر حسینی مترجم اردو ج ۲ ص ۵۳۸ و تفسیر جامع البیان، ج ۲۶ زیر آیت موصوفہ بالا۔

حضرت ابی ہریرہ رض سے لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی بابت روایت ہے کہ غلبۂ دین خروج عیسٰے کے وقت ہوگا۔ (ابن جریر ج ۲۵ ص ۵۴۴)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ تکمیلِ دین ہو چکا ہے، اب کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ تکمیل دین تو ہو چکا ہے مگر غلبۂ دین نہیں ہوا۔ غلبۂ دین باقی ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ تکمیلِ

دین ہو چکی ہے "تکمیل اشاعتِ دین" باقی ہے۔ اور یہ کام مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ اس زمانہ کے متعلق فرمایا کہ مشرک چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے یعنی سائنس و عقل کے الزامات و اعتراضات سے بجھا دیں۔ مگر اللہ تعالےٰ اس کے جواب میں فرماتے ہیں پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہیں جائے گا، اور وہ اپنے نور کو پورا کر دے گا۔

خدا کے قانون میں اِتمامِ نور چاند کے لئے چودھویں رات کو مقرر ہے اس لئے مُتِمُّ نُوْرِهٖ میں اشارہ تھا کہ چودھویں صدی میں مسیح موعود کے ذریعہ اسلام کا نور کامل ہوگا۔ کیونکہ **اظہارِ دین** اور **اتمامِ نور** ایک ہی مفہوم رکھتا ہے۔

مقامِ محمود

اظہارِ دین یا اتمامِ نور کا مقام ہی قرآنی اصطلاح میں مقامِ محمود کہلاتا ہے۔ جہاں یہ دعا سکھائی ہے۔ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ یعنی اے اللہ! حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود پر مبعوث فرمانا۔ اور ہر مسلمان اذان میں پانچوں وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کی دعا مانگتا ہے۔ سو اگر آپ کی دوسری بعثت مسیح موعود کے بروزی وجود میں نہ ہونی تھی، جس کے ذریعہ آپ کو مقامِ محمود حاصل ہونا تھا۔ تو یہ دعا مومنوں کو سکھانے اور اس کے پانچوں وقت پڑھنے کی تاکید کیوں ضروری سمجھی گئی؟

مسیح موعود کی بعثت چودہویں صدی میں ہوگی

ایک اور آیت سے بھی مسیح موعود کی بعثت کے زمانہ کی تعیین ہو جاتی ہے۔ فرمایا۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ○ (سجدہ ع ۱)

یعنی اللہ تعالےٰ اپنے اس آخری کلام اور اپنی اس آخری شریعت کو آسمان سے زمین پر قائم کر دے گا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد یہ کلام آسمان پر چڑھنا شروع ہوگا۔ اور ایک ہزار برس میں یہ دنیا سے اٹھ جائے گا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام دین کے اس زمانہ کو تین سو سال کا عرصہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَفْشُوا الْکَذِبُ۔ (بہتر زمانہ میرا ہے۔ پھر ان کا جو ان سے متصل ہوں گے۔ پھر ان کا جو ان سے متصل ہوں گے۔ پھر جھوٹ پھیل جائیگا۔)

اور قرآن کریم بھی اس زمانہ کو الٓمّٓرٰ کے ذریعہ ۱۲۷۱ سال (بحساب ابجد) یا تیرہویں صدی کا آخر قرار دیتا ہے اور ایسے زمانہ میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلح و مامور پیدا ہوتا ضروری قرار دیتا ہے۔

مسیح و مہدی معہود کا دعویٰ اس زمانہ میں قرآن مجید کے وعدۂ الٰہی کے مطابق مسیح موعود نے پیدا ہونا تھا۔ جو وعدہ کے مطابق احمد کے نام سے آچکا۔ جس نے خدا سے الہام پا کر دعویٰ کیا کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کی قرآن نے چودہویں صدی میں مبعوث ہونے کی خبر دی تھی۔ چنانچہ الہام ہوا:۔

بُشْرٰی لَکَ یَا اَحْمَدِیْ۔ (یعنی اے میرے احمد! بشارت تیرے لئے ہی تھی۔ (یعنی مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ کی عیسوی بشارت۔ ناقل)۔

پھر آپ نے دعوے کیا:۔

"یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمُحَمَّدِیُّ وَاِنِّیْ اَنَا اَحْمَدُ الْمَهْدِیُّ۔ (خطبہ الہامیہ ص۲۷) اے لوگو! میں ہی مسیح محمدی اور احمد مہدی ہوں۔"

"آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام ص۲۹۳)

"احمدؐ اور عیسیٰؑ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی طرف اشارہ ہے۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ الخ (ایضاً ص۶۷۶)

"یہ عاجز مثیل مسیح ہے اور نیز موعود بھی ہے جس کے آنے کا وعدہ قرآن اور حدیث میں روحانی طور پر کیا گیا ہے۔" (ایضاً ص۲۹۳)

احادیث میں پیشگوئی

ابن مریم تم میں سے ہوگا

قرآنی بیان کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح و مہدی کے آنے کی پیشگوی فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔ (بخاری مصری ج ۲ صفحہ ۱۶۹) یعنی اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہارے اندر ابن مریم نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام ہوگا جو تم ہی میں سے ہوگا۔"

ابن مریم اور نزول کے لفظ میں حکمت

اس حدیث میں لفظ نزول اور ابن مریم قابلِ غور ہیں۔ قرآن مجید کے بیان کے مطابق زمین سے پیدا ہونے کے لئے بھی نزول کا لفظ بولا جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ یعنی ہم نے لوہا اتارا۔

حالانکہ لوہا آسمان سے نازل نہیں ہوتا، زمین سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا۔ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا یعنی ہم نے تم پر لباس اتارا

حالانکہ لباس زمینی ذرائع سے بنتا ہے۔ اسی طرح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے نہیں اترے بلکہ عرب کی سرزمین سے پیدا

ہوئے۔ مگر آپ کے لئے بھی نزول کا لفظ آیا ہے۔ فرمایا:۔

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ (الطلاق ع ۲)۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف (مجسم) ذکر یعنی رسول اتارا ہے۔ جو تم پر اللہ کی آیات پڑھتا ہے۔

دوسرا لفظ ابن مریم ہے۔ عربی زبان بلکہ عام زبانوں کا قاعدہ ہے کہ جب دو چیزوں میں انتہائی مشابہت اور مناسبت بیان کرنا مقصود ہو تو حرفِ تشبیہ چھوڑ کر ایک کو دوسرے کا نام دے دیا جاتا ہے۔ جیسا ایک سخی انسان کو حاتم یا پہلوان کو رستم یا کسی ماہر طبیب کو مسیحا کا نام دے دیا جاتا ہے۔ حالانکہ نہ وہ سخی فی الواقعہ حاتم، نہ پہلوان رستم اور نہ ہی طبیب واقعی مسیحا ہوتا ہے۔ صرف صفاتی لحاظ سے یہ نام رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سِرَاجًا مُّنِيْرًا "روشن چراغ" کہا گیا ہے۔ كَسِرَاجٍ مُّنِيْرٍ یعنی "روشن چراغ کی مانند" نہیں کہا گیا۔

اگر سخی کو حاتم کی مانند اور پہلوان کو رستم کی مانند اور طبیب کو مسیحا کی مانند اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "روشن چراغ" کی مانند کہا جائے تو وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جو لفظ مانند اڑا کر سخی کو حاتم، پہلوان کو رستم اور طبیب کو مسیحا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "روشن چراغ" قرار دینے سے پورا ہوتا ہے۔

اسی طرح بیوقوف کو گدھا کہا جاتا ہے۔ گدھے

کی مانند نہیں کہا جاتا اگر گدھے کی مانند کہا جائے تو وہ منشاء پورا نہیں ہوتا جو اسے گدھا قرار دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ اسیطرح مسیح محمدی کو مسیح ابن مریم کہا گیا ہے تاکہ کامل مشابہت ظاہر ہو۔ اگر کہا جاتا کہ وہ مسیح کی مانند ہوگا تو کامل مشابہت

اور اس کی تائید خود حدیث کے الفاظ اِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ میں موجود ہے جس میں واضح کردیا ہے کہ ابن مریم سے دھوکہ نہ کھانا کہ وہ مسیح اسرائیلی ہے بلکہ وہ تم میں سے ہی تمہارا امام ہوگا۔ جس طرح اَنْتُمْ اور مِنْکُمْ سے مخاطب تو صحابہؓ ہیں مگر مراد آخر زمانہ کے مسلمان ہیں جن میں مسیح ابن مریم مبعوث ہوگا۔ اسی طرح ابن مریم سے بھی خود مسیح ابن مریم ہی مراد نہیں بلکہ آخری زمانہ کا مسیح محمدی مراد ہے۔

ایک اور حدیث میں صاف لفظوں میں عیسیٰ کو امت محمدیہ ہی کا ایک فرد قرار دیا ہے۔ فرمایا:۔

کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اٰخِرُھَا۔ (ابن ماجہ و کنز العمال ج ۷، ص ۲۰۳) یعنی میری امت کیسے ہلاک ہوگی، حالانکہ میں اسکی ابتدا میں ہوں، اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہوگا۔

مسیح و مہدی ایک ہی ہیں

اِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ کے الفاظ میں یہ بھی بتلا دیا ہے کہ وہی امام مہدی ہوگا۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں فرمایا:۔

لَا مَھْدِیَّ اِلَّا عِیْسٰی۔ (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان) یعنی مہدی عیسےٰ کے سوا اور کوئی نہیں۔

گویا آنے والے موعود ہی کو اس کے صفات کے لحاظ سے دو نام دیدئے گئے

ہیں۔ مسیح اس لحاظ سے کہ وہ عیسائیوں کی اصلاح کرے گا۔ اور مہدی اس لحاظ سے کہ وہ امت محمدیہ کو ہدایت کرے گا۔

مہدی کا نام غلام احمد ہے

حضرت حذیفہ رضؓ سے روایت ہے:۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ذَکَرَ الْمَھْدِیَّ ...... اِسْمُہٗ اَحْمَدُ وَ عَبْدُ اللّٰہِ وَ الْمَھْدِیُّ۔ (بحار الانوار ج ۱۳ ص ۱۸)

کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ مہدی کا ذکر فرما رہے تھے۔ فرمایا اس کا نام احمد ہے۔ اور عبداللہ اور مہدی بھی۔

پھر فرمایا:۔

عُصَابَۃٌ تَغْزُوا الْھِنْدَ وَ ھِیَ تَکُوْنُ مَعَ الْمَھْدِیِّ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ۔ (النجم الثاقب ج ۲ حاشیہ ۱۸)

ایک جماعت ہندوستان میں مہدی کے ساتھ مل کر جہاد کرے گی۔ جس کا نام احمد ہوگا۔

اسی طرح محدثین و علماء نے لکھا ہے کہ احادیث و روایات میں اس کا نام احمد اور محمد بھی آیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں:۔ الصراط السوی ص ۴۴ اور حدیث الغاشیہ ص ۴۴۴ اور حجج الکرامہ ص ۳۵۲ اور اقتراب الساعۃ ص ۶۱)۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ مہدی مرکّب نام والا ہوگا:۔

وَ ھُوَ ذُوالْاِسْمَیْنِ۔ (بحار الانوار ج ۱۳ ص ۲) وہ موعود دو ناموں والا ہوگا۔

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت ابو جعفرؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ آنے والا کب آئے گا:۔

قَالَ اِذَا سَارَتِ الرُّكْبَانُ بِبَيْعَةِ الْغُلَامِ
فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَرْفَعُ كُلُّ ذِىْ صَيْصَةٍ اللِّوَاءَ

کہ جب سواریاں یہ خبر لے کر چلیں گی کہ غلام کی بیعت ہو رہی ہے۔ اس وقت ہر قلعہ دار اپنا جھنڈا کھڑا کریگا۔

اس کی تشریح میں آگے لکھا ہے:۔

قَوْلُهٗ سَارَتِ الرُّكْبَانُ اَىِ انْتَشَرَ الْخَبَرُ بِاَنْ
بُوْيِعَ الْغُلَامُ اَىِ الْقَائِمُ۔ (بحار الانوار ج ۱۳۔ ص ۹)

یعنی سَارَتِ الرُّكْبَان کا مطلب یہ ہے کہ خبر پھیل جائیگی کہ غلام کی بیعت کی جا رہی ہے۔ اور غُلام سے مراد قائم ہے۔ یعنی مہدی۔

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ مسیح و مہدی کا مرکب نام غلام احمد ہے۔ یہی مطلب تھا اوپر کی حدیث کا کہ وہ دو ناموں والا ہوگا۔

ظہورِ مہدی و مسیح کی عظیم الشّان علامت جو پوری ہو چکی

ایک اور مشہور حدیث میں جو شیعہ و سُنّی دونوں کی کُتب میں درج ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ
مِنْ رَمَضَانَ وَ تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِى النِّصْفِ

مِنْهُ۔ (دارقطنی ج ۱ ص ۱۸۸)[ف] کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے ابتک ظاہر نہیں ہوئے رمضان (کے مہینہ) میں چاند کو گرہن ہوگا (گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو اور (گرہن کی تاریخوں میں سے) درمیانی تاریخ کو سورج کو گرہن ہوگا۔

قرآن مجید میں "وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ" (القیامۃ ع ۱) یعنی چاند اور سورج جمع کئے جائیں گے کے الفاظ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ سورج اور چاند کا جمع ہونا چونکہ محال ہے اس لئے اس سے گرہن ہی مراد ہے نہ کچھ اور۔

انجیل میں بھی سورج اور چاند کے تاریک ہونے کی علامت مسیح کے دوبارہ آنے کی بتائی گئی ہے۔ (متی ۲۴/۲۹)

سکھ گرنتھوں میں بھی سورج چاند گرہن کو کرشن ثانی اور پرگنہ بٹالہ میں مسلمان گرو کے آنے کی علامت لکھی گئی ہے۔ (گرنتھ صاحب صفحہ ۱۲۹۸)۔

ہندو مذہب کی کتب میں ہے:۔

"جب سورج اور چاند پکھ پھیر میں جمع ہو جائیں گے تب ست یگ شروع ہوگا۔" (بھاگوت پران شلوک ۱۲، ادھیائے ۲)

نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں:۔

"اہل نجوم کے نزدیک چاند گرہن سورج کے مقابل آنے سے ایک

ف نیز بحار الانوار ج ۱۳ ص ۵۸ و اکمال الدین ص ۳۶۸ شیعہ کتب میں بھی درج ہے۔

عام حالت میں سوائے تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں اور اسی طرح سورج گرہن بھی خاص شکل میں سوائے ستائیسویں، اٹھائیسویں اور انتیسویں تاریخوں کے کبھی نہیں لگتا۔" (حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴)

اسی لئے مولوی حافظ محمد صاحب لکھوکے والے نے لکھا ہے ؎

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ہک روایت والے (احوال الآخرۃ صفحہ ۲۳)

چنانچہ چاند سورج کا یہ موعود گرہن جو تمام قوموں کی کتب میں آنیوالے کا عظیم نشان بتلایا گیا تھا مارچ سنہ ۱۸۹۴ء (ماہ رمضان سنہ ۱۳۱۱ھ) میں لگ چکا۔ جسے تمام دنیا نے ریکارڈ کر لیا۔ (اخبار آزاد ۴ر دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء اور سول ملٹری گزٹ ۱۲ر دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء) اس وقت حضرت مرزا صاحب کے دعوے مہدویت کو تین سال گزر چکے تھے۔

پھر اسی مہینے میں دوسرے سال انہی تاریخوں میں یہ سورج و چاند گرہن امریکہ میں بھی لگا۔ جیسا کہ ابونعیم کی حدیث میں تھا کہ چاند کو دو بار گرہن لگے گا۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۷ بحوالہ موعود اقوام عالم صفحہ ۱۱۴)

اس طرح مشرقی اور مغربی دونوں دنیاؤں میں اللہ تعالیٰ نے آسمانی شہادت دیکر اتمام حجت کر دی۔ حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں ؎

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

مہدی قادیان سے ظاہر ہوگا | شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار قلمی سنہ ۸۴۰ھ میں لکھتے ہیں :-

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الْمَھْدِیُّ مِنْ قَرْیَۃٍ یُّقَالُ لَھَا کَدْعَۃ وَ یُصَدِّقُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ یعنی مہدی ایک بستی سے ظاہر ہوگا جسے کدعہ کہا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دعوے کی تصدیق کریگا۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب عباسیہ چاچڑاں شریف (بہاولپور) جو ایک مسلمہ بزرگ ہیں لکھتے ہیں :-

" کادعہ دراصل معرب کادیان است " (اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۰) یعنی کادعہ اصل میں عربی زبان میں کادیان کا نام ہے۔ سو وہ آنے والا مہدی قادیان ہی میں آگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آسمانی شہادتوں سے اس کی تصدیق کر دی ۞

مہدی ہندوستان سے مبعوث ہوگا | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ہندوستان سے مبعوث ہوگا۔ چنانچہ جناب ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ " میری امت کی دو بڑی جماعتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کیا ہے۔ انہیں سے ایک جماعت ہندوستان میں جہاد کرے گی، اور ایک جماعت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ (ہند میں) ہوگی۔" (نسائی باب غزوۃ الہند جلد ۲ صفحہ ۵۲)

حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہندوستان میں جہاد کرنے والی جماعت جس مہدی کے ساتھ جہاد کرے گی اس کا نام احمد ہے۔" (رواہ البخاری فی تاریخہ)

حضرت امام نسائی کا ان دونوں گروہوں کا باب غزوۃ الہند میں ذکر کرنا اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ دونوں گروہ ہند میں ہونگے۔ (مؤلف)

اولیائے اُمّت کی پیشگوئیاں

سلسلہ احمدیہ کے متعلق، مجددِ الفِ ثانی کی پیشگوئی

اولیاء امتِ محمدیہ کی پیشگوئیوں میں سے ایک حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کی ہے۔ آپ اکبر بادشاہ کے عہد میں جبکہ اسلام پر ایک ہزار سال گزر کر دوسرا ہزار شروع ہو چکا تھا، مجدد مبعوث ہوئے تھے۔ اسی لئے آپکو الف ثانی (دوسرے ہزار کا) مجدد کہا جاتا ہے۔ یعنی دوسرے ہزار کی ابتداء میں مجدد ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"میں ایسی بات کی خبر دیتا ہوں جس کی مجھ سے پہلے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر کسی نے خبر نہ دی" کہ بعد از ہزار و چند سال از زمانِ رحلت آں سرور علیہ و آلہ الصلوٰت زمانے می آید کہ حقیقتِ محمدی از مقامِ خود عروج فرماید و بمقامِ حقیقتِ کعبہ متحد گردد و ایں زماں حقیقت محمدی حقیقتِ احمدی نام یابد و مظہر ذاتِ احد جل سُبحانہٗ گردد۔"

(رسالہ مبدأ معاد مد ۸۵)

یعنی ایک ہزار اور چند سال بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسا زمانہ آئیگا کہ حقیقتِ محمدی اپنے مقام سے عروج کر جائے گی اور حقیقتِ کعبہ سے متحد ہوگی۔ اور اس زمانہ میں حقیقتِ محمدی حقیقتِ احمدیت کے نام سے موسوم ہوگی۔ اور حقیقت احمدی ذات احد جل سبحانہٗ کا مظہر بن جائے گی۔

سو اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق حقیقتِ محمدی جو حقیقتِ جلالی کا مظہر تھی اپنے مقام سے عروج کر گئی۔ اور حقیقتِ احمدی جو جمالی صفات کا مظہر ہے۔ حقیقتِ احمدؑ سے اس طرح موسوم ہو چکی کہ حضرت غلام احمد حقیقتِ کعبہ سے متحد ہوئے۔ یعنی جمالی رنگ میں بغیر تلوار کے مبعوث ہوئے اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کعبہ یعنی مکہ میں تلوار نہ اٹھائی تھی۔ اور سلسلہ احمدیہ قائم کیا۔ اور یہی سلسلہ اب اس زمانہ میں مظہر ذات احد جل سبحانہٗ ہو رہا ہے۔

قیامِ سلسلۂ احمدیہ

چنانچہ حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں :-

"اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزون ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں وہ نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" ہے۔ اور جائز ہے کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکاریں۔ (تریاق القلوب ۲۹ ب ہ)

"اس فرقے کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور دوسرا احمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اسم محمد جلالی نام تھا۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن دشمنوں کو تلوار کی سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا

مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمدؐ جمالی نام تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمدؐ کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمدؐ کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمدؐ ظہور کریگا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئینگی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا ..... تا ہر شخص یہ نام سن کر یہ سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔ سو اے دوستو! آپ لوگوں کو یہ نام مبارک ہو۔ اور ہر ایک کو جو امن اور صلح کا طالب ہے یہ فرقہ بشارت دیتا ہے۔ نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس فرقہ کی خبر دی گئی ہے اور اس کے ظہور کیلئے بہت ارشادات ہیں۔ زیادہ کیا لکھا جائے خدا اس نام میں برکت ڈالے۔ خدا ایسا کرے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اس مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں تا انسانی خونریزیوں کا زہر بکلی انکے دلوں سے نکل جائے اور وہ خدا کے ہو جائیں اور خدا ان کا ہو جائے۔ اے قادر و کریم تو ایسا ہی کر۔ آمین۔ (ضمیمہ تریاق القلوب صفحہ ۱۳ طبع دوم نومبر ۱۹۰۱ء)

مولانا رومؒ کی پیشگوئی

آنے والا مثیلِ محمدؐ ہوگا

اولیائے امتِ محمدیہ میں سے ایک پیشگوئی حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو سب مسلم فرقوں کے ہاں ایسی مسلمہ بزرگ شخصیت ہیں جو محتاجِ تعارف نہیں۔ فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبرؐ کہ ہست از امتم
کہ بود ہم گوہر و ہم ہمتتم

(مثنوی مولانا روم دفتر اول صفحہ ۸۹)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (مسیح) میری امت میں سے (ہوگا) جو میرے جیسا میرا ہی بروز ہوگا۔ پھر فرمایا ؎

مثل بنود است لیک آں باشد مثیل
تا کشد عقلِ محمدؐ را گسیل (ایضاً دفتر ششم صفحہ ۴۹۵)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مانند کوئی نہیں ہوا۔ لیکن وہ (مسیح) اس کا مثیل ہوگا (یعنی نبی ہوگا)۔ تا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض روحانی کو ترقی دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر میں اسی طرف اشارہ ہے ؎

منم مسیحِ زماں و منم کلیمِ خدا
منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبیٰ باشد (تریاق القلوب)

یعنی زمانے کا مسیح مَیں ہوں اور خدا سے باتیں کرنے والا مَیں ہوں۔ اور مَیں محمدؐ و احمدؐ کا مثیل اور بروز ہوں۔

حضرت امام یحییٰ کی پیشگوئی

مہدی "براہین" ساتھ لائیگا

اولیائے امتِ محمدیہ میں سے ایک پیشگوئی ایک مسلمہ امام حضرت یحییٰ بن عقب رح کی عربی نظم میں ہے جو ۵۴۵ھ یعنی آج سے نو سو سال سے بھی پہلے کی ہے۔ اس میں خلفاء بنو اُمیہ اور خلفاء بنو عباسیہ کے عجیب حالات لکھنے کے بعد انگریزوں کے ظہور اور پھر مہدی کے ظاہر ہونے اور مہدی کا "براھین" نامی کتاب لکھنے اور پھر خلفاء احمدیہ کے مفصل حالات مذکور ہیں۔ ہم اس جگہ امام مہدی سے متعلق اشعار نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

رَأَیْتُ مِنَ الْاَسْرَارِ عَجِیْبَ حَالٍ
وَ اَسْبَابٍ سَیُظْهِرُهَا مَقَالِ
بِمَا قَدْ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ حَقًّا
یَکُوْنُ بِحُکْمِ رَبِّیْ ذِی الْجَلَالِ
وَ یَظْهَرُ فِی السَّمَآءِ عَظِیْمُ نَجْمٍ
لَهٗ ذَنَبٌ کَمِثْلِ الرُّمْحِ عَالٍ
فَتِلْکَ دَلَائِلُ الْاَفْرَنْجِ حَقًّا — سَتَمْلِکُ لِلسَّوَاحِلِ وَ الْقِلَالِ

وَبَعْدَ الْقُدْسِ ذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ — لَهٗ تَبْکِی الْمَلَآئِکَةُ بِابْتِهَالٍ
اِذَا مَلَکَ الْبِلَادَ طُغَاةُ رِجْسٍ — قَلِیْلِیْنَ الْاَمَانَةِ وَالْمَقَالِ
اِذَا حَفُّوْا شَوَارِبَهُمْ وَقَصُّوْا — لِحَاهُمْ صَارَتْ کَاَذْنَابِ الْبِغَالِ
فَتِلْکَ دَلَائِلُ الْمَهْدِیِّ حَقًّا — سَیَمْلِکُ لِلْبِلَادِ بِلَا مُحَالِ

وَیَاْتِیْ بِالْبَرَاهِیْنِ اللَّوَاتِیْ
یُسَلِّمُهَا الْبَرِیَّةُ بِالْکَمَالِ

(شمس المعارف ج ۳ صـ۱۱۱ بحوالہ نوید یحییٰ مترجم مطبوعہ ۱۹۲۹ء)

یعنی مَیں عجیب اسرار دیکھتا ہوں جنہیں سچے رحمٰن نے مجھ پر نازل کیا ہے۔ اس کے حکم سے وہ اسرار ظاہر ہوں گے۔ آسمان پر ایک عظیم دُم دار تارا ظاہر ہوگا جو انگریز کے خروج کے علامات میں سے ہوگا۔ جو زمین کے نشیب و فراز پر غالب ہوگا۔ پھر سرکش اور پلید لوگ شہروں پر حاکم ہوں گے۔ وہ امانت و اقوال میں کمینے ہوں گے وہ جب مونچھوں کو بڑھائیں گے اور ڈاڑھیوں کو کتریں گے تو خچر کی دُم کی طرح ہوجائیں گے۔ اور بیت المقدس کی فتح کے بعد کا دن بھی بھاری ہوگا جس کے لئے فرشتے بھی دھاڑیں مار مار کر روئیں گے۔ پس امام مہدی کے ظہور کی سچی علامات یہی ہیں۔ وہ شہروں کا مالک ہوگا (یعنی روحانی طور پر)۔ اور وہ امام براھین اپنے ساتھ لائیگا جنہیں لوگ کمال درجہ تسلیم کریں گے۔

انگریزوں کا خروج اور بیت المقدس کی صلیبی لڑائیوں کی علامات تو ظاہر ہیں کہ پوری ہوچکی ہیں۔ دُمدار ستارہ ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۸۸۱ء میں ظاہر ہوا تھا جو چھ مہینوں میں نکلتا رہا۔ ساری دنیا نے دیکھا۔

اس کے متعلق لکھا ہے :-

"اسلام میں یہ ستارا مسیح موعود سے پہلے ظاہر ہوگا۔ اور ان کے آنے کا نشان ہوگا" (حدیث الغاشیہ ص۳۰۴)

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی معہود بھی ظاہر ہوگئے اور صرف وہ ہی براھین اپنے ساتھ لائے۔ نیز آپ کی سب سے پہلی تصنیف براھین احمدیہ ہی تھی۔ جو ۱۸۸۰ء سے شروع ہوکر کئی حصوں میں شائع ہوئی۔

نعمت اللہ ولی کشمیری کی پیشگوئی

اولیاء امتِ محمدیہ کی پیشگوئیوں میں سے دوسری پیشگوئی حضرت شاہ نعمت اللہ ولی اللہ کشمیری کی پیشگوئی ہے جو ہندوستان میں اپنی ولایت اور صاحب کشف ہونے کی شہرت رکھتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے زمانے سے ۷۴۸ برس پہلے گزرے ہیں۔ وہ اپنے ایک طویل قصیدے میں فرماتے ہیں ؎

قدرتِ کردگار مے بینم — حالتِ روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمے گویم — بلکہ از کردگار مے بینم
غین و رے (۱۲۰۰) سال چوں گذشت از سال — بوالعجب کاروبار مے بینم
ظلمتِ ظلم ظالمانِ دیار — بے حد و بے شمار مے بینم
غم مخور زانکہ من دریں تشویش — خرمی وصل یار مے بینم
چوں زمستانِ بے چمن بگذشت — شمسِ خوش بہار مے بینم
دورِ او چوں شود تمام بکام — پسرش یادگار مے بینم

ا-ح-م-د مے خوانم — نام آں نامدار مے بینم
مہدیِ وقت۔ عیسیٔ دوراں — ہر دو را شہسوار مے بینم
عاصیاں از امام معصومم، — خجل و شرمسار مے بینم

(اربعین فی احوال المہدیین از شاہ اسمٰعیل شہید)

یعنی میں اللہ تعالےٰ کی قدرت دیکھتا ہوں اور زمانہ کے حالات مشاہدہ کر رہا ہوں۔ مگر نجوم سے یہ باتیں نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالےٰ سے الہاماً خبر پاکر خبر دیتا ہوں کہ جب بارہ سو سال گزریں گے تو عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں۔ شہروں کے ظالموں کے ظلم کا اندھیرا انتہا کو پہنچے گا۔ مگر اے مخاطب! غم نہ کر کہ میں اس تشویش اور فتنہ کے زمانہ (جو تیرہویں صدی کا زمانہ ہے) کے بعد وصل یار کی خوشی (اخیر صدی میں) ظاہر ہوگی یعنی خدا رحمت سے توجہ کرے گا۔ جب تیرہویں صدی کا موسم خزاں گزر جائیگا تو چودھویں کے سر پر آفتابِ بہار نکلے گا۔ یعنی مجددِ وقت ظہور کرے گا۔ جب اس کا دور کامیابی کے ساتھ ختم ہوگا تو اس کا بیٹا اس کا یادگار ہوگا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس امام نامدار کا نام احمد ہوگا۔ وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی۔ دونوں صفات کا حامل ہوگا۔ اور اس امام کی جو لوگ مخالفت کریں گے وہ آخر شرمندہ اور ذلیل ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "نشان آسمانی" نام ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس میں اس پیشگوئی کی تشریح کرکے اپنے آپ کو اس کا مصداق ٹھیرایا ہے۔ تفصیل مطلوب ہو تو وہ رسالہ دیکھ لیا جائے ؛

گورو نانک جی مہاراج کی پیشگوئی

دسویں پیشگوئی سکھ مذہب کے بانی گورو نانک جی مہاراج کی ہے۔ مسلمان انہیں مسلمان ولی اللہ سمجھ کر "نانک شاہ" کہا کرتے تھے۔ آپ کا ایک شاگرد تھا جس کا نام مردانہ تھا۔ وہ سوال کرتا ہے اور آپ جواب دیتے ہیں۔ لکھا ہے:-

بٹالہ پرگنہ میں ایک بڑا گرو اُٹھے گا

"مردانے نے پُچھیا۔ گرو جی! بھگت کبیر جیہا کوئی ہور بھی ہویا ہے؟ سری گرو نانک جی آکھیا اِک جٹیٹا (زمیندار) ہوسی۔ مردانے نے پُچھیا۔ جے کیہڑے تھائیں تے کیہڑے ملک وِچ ہوسی؟ تاں گرو جی نے آکھیا۔ وٹالے دے پرگنے وِچ ہوسی۔ سُن مردانیا! نرنکار دے بھگت سارے اِکو رُوپ ہوندے ہین۔ پر اوہ بھگت کبیر نالوں وڈا ہوسی۔"

(جنم ساکھی وڈی بھائی بالا والی ص۲۵۱)

یعنی مردانے نے پوچھا کہ گرو جی کبیر بھگت جیسا کوئی اور گرو بھی ہوگا؟ تو گرو جی نے فرمایا ایک زمیندار ہوگا۔ اسنے پھر پوچھا کہ کہاں ہوگا۔ تو فرمایا تحصیل بٹالہ میں ہوگا۔ اے مردانہ! سن خدا کے مامور ویسے تو سب ایک جیسے ہی ہوتے ہیں لیکن مرتبہ کے لحاظ سے وہ کبیر بھگت سے بھی بڑا ہوگا۔

لفظ زمیندار (حارث الحراث) کے بارے میں حضرت علیؓ کی

ایک روایت ہے کہ مَا وَرَاءَ النَّہْر یعنی نہر سے پار ایک شخص نکلے گا جو زمیندار ہوگا۔ اِسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ ص۴۷۱)

پھر گورو نانک جی نے پنجابی نظم میں فرمایا ؎

(واہیل نہ پایا پنڈتاں جے لکھن لیکھ پُران
وکہت نہ پایو قاضیاں جے لکھن لیکھ قران)

یعنی پنڈتوں کو تو پرانوں کی تفسیر (تشریح) لکھنے کی فرصت نہیں ملی۔ لیکن جب قادیان والے تفسیر قرآن لکھیں گے تو اے میرے ماننے والو! انہیں مصیبت میں نہ ڈالنا۔

اس پیشگوئی میں راز یہ تھا کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں سکھوں نے قادیان والوں کو ستانا اور دکھ دینا تھا اور یہ وہ وقت تھا کہ جب حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمدؒ خلیفۃ المسیح الثانی قرآن کریم کی تفسیر (تفسیر کبیر) لکھ رہے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا اور قادیان والوں کو بھی اپنے مقدس وطن سے ہجرت کرنی پڑی۔

ظہور کا وقت

سکھوں کے لٹریچر میں اُس آنے والے گرو کا وقت بھی بتلا دیا گیا ہے:-

"آون اٹھترے جاون ستانوے ہک ہور بھی اُٹھسی
مرد کا چیلا۔" (تلنگ محلہ ص۱۳)

یعنی ۱۸۷۸ء اور ۱۸۹۷ء کے درمیان وہ مرد کا چیلا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد) مبعوث ہوگا۔

ایک اور مقام پر لکھا ہے:-

"ہور اک جو بندہ صاحب دا اٹھے گا تسدا نام رلیسد
(خدا رسیدہ یعنی رشی) ہوگا۔ سو گرو کے حکم سے اٹھیگا
پر جامہ اوسدا مسلمان ہو وے گا۔" (جنم ساکھی وڈی صـ۲۳۴)
سو تحصیل بٹالہ کا وہ گرو موعود وقت کے مطابق قادیان
(تحصیل بٹالہ) میں ظاہر ہوچکا مسلمانی بھیس میں۔ یعنی حضرت مرزا
غلام احمد قادیانی۔

حضرت شیخ عبدالعزیز پرہاروی کی پیشگوئی

ملتان کے ایک مشہور ولی کامل بزرگ حضرت شیخ محمد عبدالعزیز پرہاروی
نے الہام الٰہی سے خبر پاکر مہدی کی عظیم اور اہم نشانی سورج اور چاند گرہن کی
ٹھیک ٹھیک تاریخ بھی متعین کردی ہے ؎

درسنِ غاشی ۱۳۱۱ ہجری دو قِراں خواہد بُود   ازپئے مہدی و دجال نشاں خواہد بُود

یعنی ۱۳۱۱ھ ہجری میں چاند اور سورج کو ایک ہی ماہ میں گرہن لگیگا اور یہ نشان
سچے مہدی اور جھوٹے دجال کے درمیان امتیاز کا نشان ہوگا۔
چنانچہ یہ گرہن مذاہب عالم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق رمضان ۱۳۱۱ ہجری
میں لگ چکا۔ (اخبار آزاد ۴ دسمبر ۱۸۹۶ء و سول اینڈ ملٹری گزٹ ۶ دسمبر ۱۸۹۶ء)
اسیطرح ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ حاشیہ صـ۲۷ پر نواب صدیق حسن
خان حجج الکرامہ صـ۳۹۴ پر اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ (نشانیاں دو سو برس بعد
ظاہر ہونگی) کی شرح میں بیان فرماتے ہیں:۔
"دو سو سال ہجرت کے ایک ہزار سال بعد مراد ہے۔
جیسا کہ بعض اہل علم نے اس کی یہی تشریح کی ہے۔

النجم الثاقب میں علامہ عبدالغفور ایک حدیث نقل کرتے ہیں:۔
"حضرت حذیفہ بن یمان رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک ہزار دو سو چالیس
برس گزریں گے تو اس کے بعد اللہ تعالےٰ مہدی کو مبعوث
فرمائے گا۔" (النجم الثاقب ج ۲ صـ۲۰۹ بحوالہ موعود اقوام عالم صـ۱۳)
اسی طرح شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ میں اور اربعین
فی احوال المہدیین (از شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی) میں لکھا ہے:۔
"تیرہ سو ہجری کے بعد مہدی کا انتظار چاہیئے۔ اور شروع
صدی میں حضرت کی پیدائش ہے۔"
حافظ برخوردار فرماتے ہیں ؎

پچھے یک ہزار دے گزرے تریے سو سال
عیسیٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

(کتاب فوائد از حافظ برخوردار موضع جیٹھی ضلع سیالکوٹ)

میاں گلاب شاہ کی پیشگوئی

میاں گلاب شاہ جمال پور (ضلع لدھیانہ) کے ایک خدا رسیدہ
بزرگ تھے۔ انھوں نے حضرت مرزا صاحب سے کوئی ۳۰۔۴۰ سال پہلے
اپنے ایک مرید کریم بخش کو بتایا:۔
"عیسیٰ اب جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ میں آئیگا۔
فیصلہ قرآن پر کرے گا۔ مولوی انکار کریں گے۔"
پوچھا گیا عیسیٰ کہاں ہے؟

فرمایا۔ "نبیؐ قادیان کے۔ پوچھا گیا کہ عیسےٰ تو آسمان پر اٹھایا گیا۔ تب انہوں نے جواب دیا۔ عیسیٰ بن مریم نبی اللہ تو فوت ہو چکا ہے، اب وہ نہیں آئیگا۔ ہم نے اچھی طرح تحقیق کیا ہے کہ وہ فوت[1] ہو گیا۔"

اس کے بعد پھر کہا۔ "اس عیسیٰ کا نام غلام احمد ہے۔"

سو کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس مسیح کو مان لیا ہے۔ اور جنہوں نے ابتک نہیں مانا انکے لئے سنہری موقعہ ہے کہ وہ جلد از جلد اس مسیح موعود کو مان کر اپنی عاقبت سنواریں، اور خدا کے الزام اور ہلاکت سے بچ جائیں۔ کیا معلوم آج مرنا ہے یا کل۔ لہذا ایک منٹ بھی ضائع نہ کرنا چاہیئے اور اس عظیم الشان مسیح موعود کو مان کر اللہ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دیدیں شہادات
پھر اسکے بعد کون آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات

---

[1] حضرت مسیح ناصریؑ فلسطین سے خفیہ ہجرت کر کے کشمیر آئے تھے اور کافی عرصہ تبلیغ کرنے کے بعد یہیں فوت ہو گئے اور محلہ خانیار سرینگر میں دفن ہوئے جہاں آجتک ان کا مقبرہ محفوظ ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں میرا کتابچہ "مسیح کشمیر میں" (مرتبؔ)